یازدہ رسائل

رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل

از تصنیفات وافادات

قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہٗ

سیرت فاؤنڈیشن

۸۵۵۔این، سمن آباد، لاہور

یازدہ رسائل

رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل

○

از تصنیفات وافادات

قطب الاقطاب حضرت سیّد محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ

○

مُترجم

مولانا قاضی احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرّہٗ

سیرت فاؤنڈیشن

۸۵۵ این، سمن آباد - لاہور

فون: ۷۵۶۰۸۸۲

نام کتاب : یازدہ رسائل (اردو ترجمہ)

مصنف : حضرت خواجہ قطب الاقطاب سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ

مترجم : حضرت مولانا قاضی احمد عبدالصمد فاروقی قادری چشتی ؒ

ناشر : سیرت فاؤنڈیشن ○ لاہور

طابع : کارواں پریس ○ لاہور

اشاعت : ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق مئی ۲۰۰۳ء

تعداد : پانچ سو

قیمت : ۱۸۰/- روپے

بسعی واہتمام

نصر اقبال قریشی

سیرت فاؤنڈیشن - لاہور فون ۷۷ ۶۰۸۸۲

تقسیم کار

○ دربار بک شاپ ـــــ دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ ـــــ لاہور
○ المعارف ـــــ گنج بخش روڈ ـــــ لاہور
○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ـــــ گنج بخش روڈ ـــــ لاہور
○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ـــــ اُردو بازار ـــــ لاہور. کراچی
○ نظامی کتب خانہ ـــــ دربار حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ ـــــ پاکپتن شریف
○ احمد بک کارپوریشن ـــــ اُردو بازار ـــــ راولپنڈی

فہرست

ترجمہ یازدہ رسائل

رسالۂ دوم

استقامتہ فی الشریعۃ

بطریق الحقیقت

تصنیف

حضرت سلطان العارفین امام الواصلین سیدؒ محمد حسینی خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ

مترجمہ

مولانا مولوی قاضی احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہ

چکا تھا۔ لیکن بود کی اس کو خبر نہ تھی۔ دید ہی میں ٹھہرا ہوا آرام پایا ہوا تھا۔ بات یہ ہے کہ دید سے بود میں پہنچنے تک ہزاروں جنگل، میدان، وادیاں بیچ میں ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری خندقیں پہاڑیاں ہیں۔ وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے، رب العزت کا پیارا چاہا ہوا ہے جو دید سے بود میں آ جائے۔ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ ابو عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کے مشائخین کے نام ایک خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ اے مشائخان بغداد، صوفیان عراق، ہزاروں آگ کے پہاڑ، خاردار خندقوں کا پار کرنا تمہارے لئے ضروری ہے اگر یہ مراحل طے نہ کر لئے۔ پار اتر نہ گئے۔ سختیاں نہ اٹھائیں تو پھر کس کام میں ہو۔ کیا کر رہے ہو۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کے صوفیوں کو جمع کیا۔ ان کے سامنے وہ خط پڑھا۔ سب نے ایک رائے ہو کر یہ کہا کہ ان کی مراد آگ کے پہاڑ، خاردار خندق سے خدا کے راستے میں مٹ جانا ہے۔ جب تک کئی ہزار بار مٹ نہ جائیں۔ مقصود کو نہیں پہنچتے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے۔ کہنے لگے کہ ان خندقوں ان پہاڑوں میں سے میں نے ایک بھی طے نہیں کیا۔ یہ سنتے ہی حریری رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے اور کہا کہ اے جنید تم شیخ ہو۔ تم یہ کہتے ہو کہ تم نے ایک پہاڑ ایک خندق طے نہیں کیا مسکین (بیچارہ) حریری تین قدم بھی آگے نہیں گیا۔ یہ سنتے ہی شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے نعرہ لگایا کہا کہ اے شیخ جنید تم نے ایک خندق ایک پہاڑ بھی پار نہ کیا اور شیخ حریری تین قدم بھی آگے نہیں گئے۔ مسکین شبلی وہ ہے کہ جس نے اس راستہ کی گرد و غبار تک نہ دیکھی۔ یہ بات دید سے بود یعنی دیکھنے سے ہونے تک کی ہے۔ ہاں اتنا سمجھ لو کہ "حق الحقیقت" انسان کامل کے ہونے سے مراد ہے۔ جو کسی عبارت کسی نظیر و مثال میں یا کسی کے وہم و خیال میں نہیں آ سکتا۔ اشارے کنایہ سے بھی کسی کو خبردار و ہوشیار نہیں کیا جا سکتا۔ تحریر و تقریر میں نہیں سماتا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے "سبحانی ما اعظم شانی (میں سبحان۔ مری کیسی بڑی شان ہے)

جنید رحمۃ اللہ علیہ نے "لیس فی جبتی سوی اللہ" (میرے جبہ میں اللہ کے سوائے نہیں) حسین منصور رحمۃ الہ علیہ نے "انا الحق" (میں حق ہوں) ابو

الحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے " انا اقل من ربی بسنتین " (میں اپنے پروردگار سے دو سال چھوٹا ہوں) کسی بزرگ نے " لا فرق بینی و بین ربی الا انی تقدمت بالعبودیة " (مجھ میں اور میرے پروردگار میں کچھ فرق نہیں۔ اگر ہے تو یہی کہ میں نے سبقت پیش قدمی کی عبادت و بندگی میں) کسی نے " الصوفی هو الله " (صوفی وہی اللہ) حریری رحمتہ اللہ علیہ نے " الفقیر لا یفتقر الی نفسه ولا الیٰ ربه " (فقیر نہ محتاج ہے اپنے نفس کا نہ اپنے پروردگار کا) ایک محقق " اذا تم الفقر فهو الله " (جب پورا ہو جاتا ہے فقر تو وہ اللہ ہے۔ اور ایک نے " انا ابن الازل " (میں ازل کا بیٹا ہوں) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے " ولدت امی اباها " (میری ماں نے اپنے باپ کو جنا) کی بات اس قدر ہے کہ ایک کچھ نہیں۔ دوسرے کچھ نہیں کا گواہ ہوگا۔ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے " انا اقول وانا اسمع و هل فی الدارین غیری " (میں ہی کہتا میں ہی سنتا ہوں اور میرے سوائے دونوں جہان میں کون ہے) یہ بزرگوں کی کہی ہوئی باتیں ہیں۔ صوفیاء رحمہم اللہ کی باتوں میں ایک ہونے کا ملاپ کا وہم پایا جائے تو اس کو حق الحقیقت کی حکایت سمجھ لو کیونکہ حقیقت الحق کی تعریف یہ کی گی ہے کہ " لا یحطی به نبی المرسل ولا ملك مقرب ولا ولی عارف ولا صدیق محقق " (جس کا احاطہ کوئی نبی رسول نزدیکی پایا ہوا کوئی فرشتہ کوئی عارف ولی اور کوئی محقق صدیق نہ کر سکا۔) اگر تم یہ کہو کہ خدا چاہے تو وہ کسی کو اپنی حقیقت سے آشنا کر سکتا ہے کر دیتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ " ان الله لا یوصف بالمحال " (البتہ اللہ محال سے موصوف نہیں) اصول یہ ہے کہ افعال سے صفات کی طرف جاتے ہیں اور صفات سے ذات کی طرف آتے ہیں ذات میں ذات کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس سے آگے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ مہم کام نہیں کرتی۔ " اعوذ بعفوك من عقابك " (تیری عفو و درگزر کی پناہ میں آتا ہوں تیری پکڑ سے) کہہ کر فعل سے فعل میں گئے۔ اعوذ برضاك من سخطك (پناہ لیتا ہوں تیری خوشنودی کی تیری ناخوشی سے) کہہ کر صفت سے صفت میں ہو گئے۔ اعوذ بك منك (پناہ لیتا